

سوال

قرآن مجید پڑھتے ہوئے کئی بار کلمہ " امة " گزرا اور مجھے محسوس ہوا کہ اس کا ایک نہیں کئی ایک معانی ہیں ، کیا یہ صحیح ہے اور اس کلمہ کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ محمد شنقیطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

قرآن مجید میں کلمہ " امة " کا استعمال چار طرح ہوا ہے :

اول :

وقت میں سے تھوڑی مدت کے لیے استعمال -

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے : **وَلئن اٰخرنا عنہم العذاب الی امة معدودة** اور اگر ہم ان سے تھوڑی مدت کے لیے عذاب مؤخر کر دیں -

اور ایسے ہی اس فرمان باری تعالیٰ میں :

وقال الذی نجا منہما وادکر بعد امة اور ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آگیا اور کہنے لگا -

دوم :

لوگوں کی ایک جماعت کے لیے استعمال -

غالب طور پر اسی معنی میں زیادہ استعمال ہوا ہے ، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

ووجد علیہ امة من الناس یسقون اور وہاں پر لوگوں میں سے کچھ کو پانی پلاتے ہوئے پایا -

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

ولکل امة رسول اور ہر امت کے لیے رسول ہے

اور فرمان ربانی ہے : **كان الناس امة واحدة** لوگ ایک ہی جماعت تھے ، اس کے علاوہ اور بھی کئی آیات ہیں ۔

سوم :

اس شخص کے بارہ میں استعمال ہوا ہے جس کی اتباع کی جائے ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ان ابراہیم کان امة بیشک ابراہیم علیہ السلام ایک امت تھے ۔

چہارم :

شریعت اور طریقہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

انا وجدنا آباءنا علی امة بیشک ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک طریقے پر پایا ، اور اللہ جل شانہ نے فرمایا :

ان هذه امتکم امة واحدة بیشک یہ تمہارا طریقہ ایک ہی ہے ۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک آیات ہیں ۔ .